

مذاہبِ عالم میں

رحمتِ عالم ﷺ کا ذکرِ خیر

ملک محبوب الرسول قادری

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

0321/0300/0313-9429027 mahboobqadri787@gmail.com

مذاہبِ عالم میں

رحمتِ عالم ﷺ کا ذکرِ خیر

مِلک محبوب الرسول قادری

اسلامک میڈیا سنٹر
27/A شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ، لاہور
0313/0321/0300-9429027
mahboobqadri787@gmail.com

حسنِ ترتیب

میزانِ حروف

گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا؟ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

رحمت عالم نور مجسم ﷺ کا ذکر خیر کائناتی تاریخ کا سنہرا باب ہے۔ اللہ رب العالمین نے حضور ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کے بھیجا اور آپ ﷺ کے ذکر خیر کو رحمت و برکات کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا۔ عالم ارواح میں میثاقِ انبیاء میں ذکر مصطفیٰ ﷺ کے انوار لٹائے گئے۔ عالم اجساد کا افتتاح اسی ذاتِ کریم کے ذکر کی برکات سے ہوا۔ کائناتی تاریخ میں مذاہب عالم میں آپ ﷺ کے تذکار ایک اہم ترین اور خاص حیثیت کے حامل ہیں۔ غالباً ۱۹۸۶ء میں اس عنوان سے ایک مقالہ ایک تحریری مقابلہ میں شرکت کے بہانے لکھا۔ جو اس زمانے میں کتابی شکل میں بھی شائع ہوا۔ اب ۲۰۱۴ء میں ایک بار پھر اس کی ضرورت کو محسوس کیا گیا تو احباب کی خواہش کے احترام میں سرکارِ کائنات ﷺ کے ذکرِ پاک سے برکتیں حاصل کرنے کی غرض سے ایک مرتبہ پھر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سے استفادہ کرنے والے اپنی خاص دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں اور اہل خیر اپنی حیثیت کے مطابق اس صحیفۂ ایمان کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں تقسیم کرانے کا اہتمام کریں کہ یہ سعادت دارین ہے ذریعہ نجات ہے اور توشۂ آخرت ثابت ہوگا۔ ان شاءاللہ العزیز

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغامِ صبا تیرا

شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کا بھکاری

ملک محبوب الرسول قادری

اسلامک میڈیا سنٹر

27/A شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ، لاہور

0313/0321/0300-9429027,mahboobqadri787@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان مست الست فضاؤں میں ذکر اُن کا دمادم آج بھی ہے
ایک کیف کی صورت کل بھی تھی اک وجد کا عالم آج بھی ہے
ہونٹوں پہ سجا کے نام ترا کل کون چمن سے گزرا تھا
ہر پتہ پتہ حرفِ دعاء، ہر شاخ کا سر خم آج بھی ہے
میرے آقا تیری گلیوں کے جب لوگ دکھائی دیتے ہیں
بے ساختہ کہنا پڑتا ہے فردوس میں آدم آج بھی ہے

ذکرِ حبیب ﷺ کی سب سے پہلی محفل

رحمت ِعالم ﷺ کا ذکرِخیر ایک لازوال حقیقت ہے۔ تخلیق کائنات سے بھی پہلے جب صرف ارواح کو پیدا کیا گیا اس وقت انبیاء کی مقدس روحوں کے بڑے اجتماع میں یہ ذکرِخیر شروع ہوا جس پر قرآن حکیم گواہ ہے۔ ارشادِالٰہی ہوتا ہے:

''اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہدلیا۔ جوتم کو کتاب وحکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ﷺ، کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا! کیوں تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرا بھاری ذمہ ہے۔ سب نے عرض کی۔ ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا! تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ، تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔'' (آل عمران:۸۱)

ذکرِ رسول ﷺ ہر دور کی ضرورت رہا!

تفسیر طبری میں سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کا قول مبارک اسی آیت کی ذیل میں یوں ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر مسیح علیہ السلام تک جتنے پیغمبر گذرے، خدا نے ہر ایک سے سید عالم ﷺ کی نبوت کی تصدیق اور تائید کا پختہ اقرار قول لیا۔

تفسیرِ خزائن العرفان نے بھی مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ کا یہ تفسیری حاشیہ نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد جس کو بھی نبوت عطا فرمائی ان سے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی نسبت عہد لیا اور پھر ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سیدِ عالم ﷺ مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں"۔

گویا ثابت ہوا کہ ذکرِ رسولِ رحمت ﷺ ہر دور کی ضرورت رہا ہے۔

قرآن کریم ہی میں دوسری جگہ ارشاد الٰہی ہے:

"اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔" (الم نشرح: ۴)

قرآن مجید ہی میں ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے واضح طور پر فرمایا:

"اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا" (آل عمران: ۱۸۷)

آمدِ مصطفیٰ ﷺ سے پہلے انتظارِ مصطفیٰ ﷺ

مشہور مفسر قرآن، صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی اس آیت کی تفسیر و تشریح میں فرماتے ہیں کہ" اللہ تعالیٰ نے علماء توریت و انجیل پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سیدِ عالم ﷺ کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح مسترح کر کے سمجھا دیں اور ہر گز نہ چھپائیں"۔

گویا آمدِ مصطفےٰ ﷺ سے قبل خدا کی ساری مخلوق ان کی آمد کا شدت سے انتظار کر رہی تھی۔

خدا کی مخلوق منتظر تھی دلوں میں تھا اِشتیاق پیدا
ازل سے آنکھیں ترس رہی تھیں وہ کنزِ مخفی دکھائی دیتا

زبور میں محبوبِ خدا ﷺ کا ذکر خیر!

مذاہب عالم میں ہمارے حضور ﷺ کا ذکرِ خیر موجود ہے۔ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام سے متعلق زبور میں یوں ارشاد ربانی ہے:

"میرا محبوب نورانی، گندم گوں، ہزاروں میں سردار ہے۔ اس کا سر ہیرے کا سا چمکدار ہے۔ اس کا چہرہ مانند ماہتاب کے، وہ جواں مانند صنوبر کے، اس کا گلا نہایت شیریں ...... اور ...... وہ بالکل محمد ﷺ یعنی تعریف کیا گیا ہے۔ یہ ہے میرا دوست اے یروشلم کی بیٹیو!" (انتہیٰ املتقطاً زبور۔ غزل الغزلات، باب ۱۵، درس ۱۰ تا ۱۶)

سبحان اللہ! اس ارشاد گرامی پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کتنے واضح اور والہانہ انداز میں حضور رسولِ رحمت ﷺ کے ساتھ محبت کا اظہار کیا گیا ہے۔

حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے
وہ نبیوں میں نبی ﷺ ایسے کہ فخر الانبیاء ٹھہرے

مشہور غیر مسلم مورخ ایڈورڈ گبن آپ ﷺ کے حُسن کا نہایت مختصر جملے میں تذکرہ کرتے ہیں کہ۔

"آنحضرت حسن میں شہرہ آفاق تھے"

حضرت شعیب علیہ السلام نے ان الفاظ میں اپنی قوم کو رحمتِ عالم ﷺ کی بشارت سنائی: میں نے دو سواروں کو دیکھا جن کے نور سے زمین روشن ہوگئی ان میں سے ایک خچر پر

سوار تھا اور دوسرا اونٹ پر۔ خچر سوار ماہتاب و آفتاب کے حسن کا مالک تھا اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جبکہ شتر سوار (اونٹ والا) آفتاب و ماہتاب کے حسن کو شرمارہا تھا اور یہ حضرت محمد ﷺ تھے۔"

نویدِ مسیحا ﷺ

تورات اور انجیل میں تو رحمت عالم ﷺ کا ذکرِ خیر متعدد مقامات پر بہت واضح الفاظ میں موجود ہے اور اس پر قرآن مجید بھی گواہ ہے۔ ارشاد الٰہی ہوتا ہے:

"جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس تورات اور انجیل میں' وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔" (الاعراف: ۷:۱۵۷)

یعنی جس پیغمبر کو اپنے پاس لکھا ہوا پاتے ہیں اس پیغمبر سے مراد حضور رسولِ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔ حضرت عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ سے سید عالم ﷺ کے وہ اوصاف دریافت کئے جو توریت میں مذکور ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہی میں سے بعض اوصاف تورات میں مذکور ہیں۔ اسکے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ "اے نبی! ہم نے بھیجا تمہیں شاہد و مبشر اور نذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا۔ نہ بد خُلق ہو نہ سخت مزاج، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے۔ نہ برائی سے دفع کرتے ہو لیکن خطاکاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھائے گا جب تک کہ تمہاری بدولت غیر منقسم ملت کو اس طرح راست نہ فرما دے کہ لوگ صدق دل کے ساتھ کلمہ طیبہ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں۔"

بنے دو جہاں تمہارے ﷺ لئے

اب اس تناظر میں تورات اور انجیل کا مطالعہ کرتے ہیں ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ایک پادری کے ساتھ یوں گفتگو کرتے نظر آتے ہیں۔ تفسیر ضیاء القرآن میں حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری انجیل برناباس باب ۹۷ ص ۱۱۳ کے حوالے سے اقمطراز ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

The name of Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he has created his soul and placed it in acclestial splendour, God said ",W a i t Mohammad, for the sake, i will to create paradise, the worlds, and a great multitude of Creatures......,I shall send thee into the world. I shall send thee as my messenger of salvation and thy word shall be true, in so much that heaven and earth shall fail, but thy faith shall never fail",Mohammad his blessed name.

(ترجمہ) میسحا کانام "تعریف کیا گیا" ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی روح مبارک کو پیدا کیا اور آسمانی آب و تاب میں رکھا تو خود اُن کا نام رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اے محمد ﷺ! انتظار کرو میں نے تیری خاطر جنت کو پیدا کیا ہے۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو تمہیں نجات دہندہ رسول بنا کر بھیجوں گا۔ تیری بات سچی ہوگی۔ آسمان اور زمین فنا ہو سکتے ہیں لیکن تیرا دن کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔

"محمد ﷺ" ان کا بابرکت اسمِ گرامی ہے۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بات مکمل کی تو ان کے تمام سامعین نے فریاد اور زاری شروع کردی اور بار بار التجا کرنے لگے:

O God send us the messenger.O Mohammad come quickly for the salvation of the world.

"اے اللہ! اپنے رسول ﷺ کو ہماری طرف بھیج۔ یارسول اللہ! دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لے آئیے!"

سبحان اللہ! وہ عظیم رسول کہ جس کی بشارتیں انبیاء اور رسول دیتے آئے اور ان کی امتیں اس کے ظہور کی دعائیں کرتی رہیں۔ خداوندِ قدوس نے محض اپنے فضل و احسان سے ہمیں عطا فرمادیا۔ الحمدللہ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی قوم کو نصیحت

سیارہ ڈائجسٹ (رسول ﷺ نمبر) نے مبشراتِ عیسیٰ انجیل برناباس کے حوالے سے لکھا ہے کہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد تین روز کے لیے دوبارہ روئے زمین پر تشریف لائے تھے۔ اس موقع پر آپ نے اپنے شاگردوں کو وہی مشن جاری رکھنے کی ہدایت کی جس کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا۔ اس جگہ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھ پر چوروں کے درمیان مصلوب ہونے کی بدنامی کا جو داغ لگا ہے اس کو حضور ﷺ دھوڈالیں گے۔

یوحنا کی انجیل میں (۱۶:۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ خطاب موجود ہے کہ انہوں نے اپنے حواریوں کے ایک خاص اجتماع سے ارشاد فرمایا......

"تاہم میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا ہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر میں نہ جاؤں گا تو فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے گا۔ اگر میں جاؤں تو میں اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔"

فارقلیط کے معنیٰ ''احمد'' ہیں۔

ابوداؤد اور مسلم کی روایت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''انا محمدٌ و انا احمدٌ و الحاشر۔''یعنی میں محمد ہوں میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں۔

قرآن مجید نے ارشاد فرمایا:

و مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہٗ احمد

''اور اُس رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُس کا نام ''احمد'' ہے (الصف:٦)

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی اُبھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن کے حاشیہ خزائن العرفان میں حضرت صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب صحابہ کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی اگر امورِ سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کفش برداری کی خدمت بجالاتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند اور دیگر انبیاء ستارے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگرد برناباس کو ربِ کریم کا پیغام سناتے ہوئے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

My messenger is the moon who from me received

all:and the stars are my prophets which have preached to you my will.

ترجمہ: میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے اور ستارے میرے نبی ہیں جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔

زمین کا چاند رسولوں کا آفتاب آیا
جمال چہرہ پہ ڈالے ہوئے نقاب آیا

اور سچی بات یہ ہے..........................

نازاں ہے جس پہ حُسن وہ حُسنِ رسول ہے
یہ کہکشاں تو آپ کے قدموں کی دھول ہے

یہ "خدائی پیغام" انجیل برناباس کے باب ۱۷۷ صفحہ ۲۵۱ اور ۲۵۲ پر مرقوم ہے۔ یہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق کہتے ہیں:

And when I saw him,my soul was filled with consolation,saying O Mohammad! God be with thee and may he make me worthly to untied shoelatchedt, for obtaining this, I shall be a great prophet and holy one of God.And having said this jesus rendered his thanks to God.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خواہش اور دعاء

(ترجمہ) "اور جب میں نے اسے دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی یہ کہہ کر کہ......اے محمد ﷺ! خدا تیرے ساتھ ہو اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا

تسمہ کھول سکوں کیونکہ یہ (اعزاز) پاکر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا مقرب (قدوس) ہو جاؤں گا۔ اور یہ کہنے کے بعد یسوع (حضرت عیسٰی علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔"

عالم آب وخاک میں تیرے ظہور سے فروغ

ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب

ہندوؤں کی مذہبی کُتب میں

حبیبِ خدا ﷺ کا ذکرِ پاک

ہندوؤں کی مشہور مذہبی کتاب اتھرو وید کھنڈ۔ ۲۰ سوکت ۱۲۷ کے منترا۔ ۳ میں واضح طور پر کہا گیا ہے...... "اے لوگو! کان کھول کر سُن لو۔ محمد ﷺ لوگوں میں مبعوث ہوگا، اس کی بلند و بالا حیثیت آسمانوں کو چھولے گی۔"

اسی طرح بھگوت پران حصہ ۱۲ باب ۳۔ اشلوک ۱۹ میں ہے کہ...... "آخری اوتار کی سب سے بڑی صفت یہ ہوگی کہ وہ بدکاری کو مٹائیں گے۔ اچھے لوگوں کو نہیں۔"

اس مندرجہ ذیل الٰہی صفات بھی ہوں گی۔ علم و دانائی، عالی نسبی، نفس پر قابو یافتہ، حامل وحی، طاقتور و بہادر، کم سخن، صدقہ وخیرات کرنے والے اور شکر گزار۔"

کلنکی پران باب ۲، اشلوک ۷ میں اس عظمتوں کے حامل رسولِ رحمت ﷺ کے متعلق مرقوم ہے کہ "آخری اوتار کے چار مددگار ہوں گے جو ہر طرح کی حمایت کریں گے اور جنگ میں ان کی مدد کے لیے فرشتے بھی آسمان سے اتریں گے۔"

کتاب بھوشن پران (حصہ ۴) پرتی سرگ برد باب ۲۵ صفحہ ۵۹۷، اشلوک ۸ تا ۱۰ میں ہے۔ "اے دیوتاؤ! شمبھل گرام میں یہ کشب پیدا ہوگا وہ وشنو ایشیا کے نام سے مشہور ہوگا۔ وشنو کیرتی اس کی چہیتی ہوگی۔" مطلب یہ ہے کہ وہ پیغمبر عرب میں پیدا ہوں گے

اور رسول اللہ کے نام سے مشہور ہوں گے۔ ان کی چہیتی بیوی کا نام خدیجۃ الکبریٰ (دشیو کیرتی) ہوگا۔

جدّے منہ وچ ربّ بولے

توراۃ باب ۱۸، آیت ۱۸ تا ۲۰ (مطبوعہ مرزا پور) میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔ "میں ان کے لیے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔

قرآن حکیم نے سورۃ والنجم میں ارشاد فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

(ترجمہ) "اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ کے رسولِ برحق ﷺ تو وہی کہتے ہیں جو انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ ذرا غور کیا جائے تو، توراۃ کی یہ بشارت قرآن حکیم کے عین مطابق نظر آتی ہے۔

مجددِ اسلام اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ خوب فرما گئے۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

حضرت یحییٰ علیہ السلام اپنے اعلانِ نبوت کے وقت ارشاد فرماتے ہیں کہ میں جنگل بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو (یوحنا ۱: ۲۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی

کی راہ دکھائے گا۔اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن وہ جو کچھ سنے گا،وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔" (یوحنا۔باب ۱۶،آیت ۱۳)

اس سے پہلے یہاں تک فرماتے ہیں کہ "بعد اس کے میں تم سے بہت کلام نہ کروں گا۔اس لیے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی کوئی چیز نہیں۔"

(یوحنا باب ۱۵،آیت ۳۰)

دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اُجالا

مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے خود زبور شریف میں پڑھا کہ......

یَادَاوٗدُ سَیَاءِتِیْ مِنْ بَعْدِكَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ۔

یعنی اے داؤد! عنقریب تیرے بعد آئے گا جس کا نامِ نامی احمد اور محمد ہے۔(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔

توریت میں "بمُوذمَاذ" آیا ہے جس کا معنی بھی محمد ﷺ ہے۔اس کے اعداد بھی اسمِ محمد کی طرح ۹۲ ہیں۔عبرانی زبان میں دال کی جگہ ذال پڑھا بولا جاتا ہے۔

اسی طرح انجیل میں حضور علیہ السلام کا اسم پاک "المنحمنا" ذکر کیا گیا ہے اور اس کا معنی سریانی زبان میں......"محمد"......ہی ہے۔اسی طرح انجیل ہی میں مختلف مقامات پر حضور اکرم ﷺ کے لیے استعمال ہونے والے دو الفاظ "فارقلیط" اور "بارقلیط" کا ترجمہ بھی سریانی زبان میں......محمد......ہی ہے۔

ہر گل میں ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور ہے

اسی طرح سکھ مذہب کے بانی بابا گرونانک نے ایک خوبصورت رباعی لکھی ہے جس سے دنیا کی ہر شے میں......اسمِ محمد......کے جلوے نظر آئے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔

ہر عدد کو چوگُن کو لو، دو کو اس میں دو بڑھائیے
پورے جوڑ کو پنج گُن کرلو، بیس سے اسمیں بھاگ لگائیے
باقی بچے کو نوگُن کرلو، دو کو اس میں دو بڑھائیے
گرونانک یُوں کہے تو ہر شے میں "محمد" کو پائیے

(ترجمہ) ہر عدد کے چار گُنا کر کے اس میں دو بڑھا دو۔ جو، جواب آئے اس کے پانچ گُنا کر کے بیس سے تقسیم کر دو۔ باقی جو بچے اس کے نو گنا کرلو اور پھر اس میں دو بڑھا دو۔ گرونانک کہتے ہیں کہ اس کا جواب ۹۲ ہوگا اور ۹۲، اسم محمد کے اعداد ہیں۔

ایک اور ایمان افروز ارشاد

حضور ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں مسلم اور مشکوۃ شریف کی حدیث ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل سے کنانہ کو چن لیا اور قریش کو کنانہ سے چن لیا اور بنو ہاشم کو قریش سے چن لیا اور مجھ کو بنو ہاشم سے چن لیا...... سبحان اللہ!

بارگاہِ نبوی ﷺ کے غیر مُسلم نعت خواں

ہندو، سکھ اور عیسائی شعراء نے حضور نبی رحمت ﷺ کے حضور گلہائے نعت پیش کئے ہیں۔ بابو روشن لعل نعیم، رشی پٹیالوی، کرشن موہن، منشی رام پرشاد، چرن جیولال فانی، رام پرتاپ اکمل، کالکا پرشاد، لالہ دھرم پال گپتا وفا، پنڈت آنند موہن، زرتشی گلزار، منشی راج بہادر زخمی، بشن سنگھ بیکل، بلوان سنگھ راجا بودواتی، شیر سنگھ شمیم فرخ آبادی، کنور مہندر سنگھ بیدی سحر، ڈاکٹر شیر پرتاب سنگھ کشل اور عیسائی جان راٹ برجان کی نعتیں بہت مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ چوہدری دلو رام کوثری کی کتاب "آبِ کوثر" پنڈت بالمکند عرشؔ ملسیانی کی "آہنگِ حجاز" اور چرن سرن ناز ما نک پوری کی "رہبرِ اعظم" نے اہلِ محبت میں بہت مقبولیت حاصل

کی۔فانی مراد آبادی اور عبدالمجید کاوش سوہدروی نے''ہندو شعراء کا نعتیہ کلام'' کے نام سے دو الگ الگ مجموعے شائع کئے ہیں۔نور احمد میرٹھی نے نورِ سخن اور مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ نے''ہندو شعراء کا نذرانۂ عقیدت'' کے نام سے خوبصورت مجموعے شائع کئے ہیں۔کنور مہندر سنگھ بیدی سحر کا خوبصورت شعر ہے کہ

عشق ہو جائے کسی سے، کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد ﷺ پہ اجارہ تو نہیں

تقاضا محبت رسول ﷺ

جس کو رحمتِ دو جہاں ﷺ سے سچی محبت ہو جائے پھر وہ چوہدری دلو رام کوثری نہیں رہتے بلکہ چوہدری کوثر علی کوثری بن جایا کرتے ہیں۔ایمان ان کے سینے میں گھر کر جایا کرتا ہے اور وہ حضور ﷺ کے وفادار امتی اور سچے عاشق بن جاتے ہیں کیونکہ اہلِ عرب کا کہنا ہے کہ

لَوْ كُنْتَ صَادِقًا فِيْ حُبِّهٖ لَا طَعْتَهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ

یعنی اے محبت نبوی ﷺ کے دعویدار، اگر تو آپ کی محبت میں سچا ہوتا تو ضرور آپ کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتا کیونکہ محبت کا خاصہ ہے کہ اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوا کرتا ہے۔

آئیے! مل کر دعا کریں کہ اے ربِّ مصطفیٰ ﷺ! ہمیں حضور ﷺ کی پکی سچی محبت، غلامی اور اطاعت کی دولت عطا فرما۔آمین!

نامور قلم کار اور معروف صحافی **ملک محبوب الرسول قادری** کے زیرِ ادارت

ابلاغِ دین کی بین الاقوامی تحریک

